باطل معبودوں پر چڑھاوے کا جانور ذبح کرنا

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3143

تاریخ اجراء: 28ربیع الاول1446ھ /03اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

غیر مسلم اپنے باطل معبودوں کے چڑھاوے کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں، جس میں ذبح کرنے کے لیے مسلم قصاب کو بلاتے ہیں تو وہ اللہ تعالی کے نام پر ہی جانور ذبح کرتا ہے تو کیا وہ جانور حلال ہوا؟ مسلم کا ذبح کرنا کیسا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مسلمان قصاب کے ذبح کرنے سے وہ جانور حلال ہو جائے گا (بشرطیکہ ذبح کی مکمل شرائط پائی جائیں)، کیونکہ جانور کے حلال ہونے کے لیے ذبح کرنے والے کی نیت اور وقت ذبح اس کے تسمیہ (اللہ کا نام لینے) کا اعتبار ہے، خواہ اس جانور کا مالک مشرک ہی کیوں نہ ہو اور اس کی نیت بتوں کے چڑھاوے کی ہو، کہ جب ذبح کرنے والا ذبح کا اہل ہے اور اس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا، اور اس سے مقصود بتوں کا تقرب نہیں تھا تو وہ جانور حلال ہے۔ البتہ! مسلمان کے لیے اس طرح کافر کا جانور ذبح کرنا مکروہ ضرور ہے کہ یہ اگرچہ اپنی نیت درست کیے ہوئے ہے لیکن بظاہر ایسا ہے کہ گویا اس کافر کا کام پورا کر رہا ہے اور اس کے گمان میں اس کے قصد مذموم (برے مقصد) کا آلہ بن رہا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: "مسلم ذبح شاة المجوسي لبيت نارهم أو الكافر لآلهتهم تؤكل؛ لأنه سمى الله تعالى ويكره للمسلم" ترجمہ: مسلمان نے مجوسی کی بکری ذبح کی ان کے آتشکدہ کے لئے، یا کسی کافر کی بکری ان کے معبودوں کے لئے ذبح کی تو کھائی جائے گی کیونکہ مسلمان نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کی ہے اور مسلمان کو یہ عمل مکروہ ہے۔ (فتاوی ھندیة، ج5، ص286، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "اصل کلی اس میں یہ ہے کہ ذابح کی نیت اور وقت ذبح اس کے تسمیہ کا اعتبار ہے اس کے سوا کسی بات کا لحاظ نہیں، اگر مالک نے خاص اللہ عزوجل کے لئے نیت کی اور ذابح نے بسم اللہ کی جگہ بسم فلاں کہا،

یابسم اللہ ہی کہااور اراقت دم سے عبادت غیر خدا مقصود رکھی ذبیحہ مردار ہو گیا، اور اگر مالک نے کسی غیر خدا اگرچہ بت یا شیطان کے لئے نیت کی اور اسی کے نام کی شہرت دی اور اسی کے ذبح کرنے کے واسطے ذابح کو دیا، اور ذابح نے خاص اللہ عزوجل کے لئے اس کا نام پاک لے کر ذبح کیا بنص قطعی قرآن حلال ہو گیا۔" (فتاوی رضویه، ج20، ص 265، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک دوسرے مقام پر ہے "فقہائے کرام نے خاص اس جزئیہ کی تصریح فرمائی کہ مثلاً مجوسی نے اپنے آتشکدے یا مشرک نے اپنے بتوں کے لئے مسلمان سے بکری ذبح کرائی اور اس نے خدا کا نام پاک لے کر ذبح کی بکری حلال ہے، کھائی جائے۔۔۔ البتہ مسلمان کے لئے اس صورت میں کراہت لکھتے ہیں،۔۔۔ ظاہر ہے کہ مسلمان کو ایسا فعل کرنا نہ تھا کہ اس میں بظاہر گویا اس کافر کا کام پورا کرنا اور اس کے زعم میں اس کے قصد مذموم کا آلہ بننا ہے، اگرچہ حقیقت امر بالکل اس کے مباین ہے کما لا یخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں)۔" (فتاوی رضویه، ج20، ص 232،233، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم